Regd. No. 525 - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اَن یَّفضَلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ لاہور (پاکستان)

یوم شنبہ — خطبہ نمبر ۱۶

۴ رجب ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ / ۴ | ۲۲ شہادت ۱۳۲۹ ھش | ۲۲ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۹۵

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل تاریخ پر مندرجہ ذیل اطلاعیں ارسال کیں:-

ربوہ ۱۷ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج کچھ ناساز ہے۔ تکیہ لگنے کی وجہ سے حضور اقدس کے سر میں درد ہے۔

ربوہ ۱۸ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

ربوہ ۱۹ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

اطلاعات کی بہم رسانی میں آسانیوں کیلئے بری ڈاک کے محصول میں کمی

کراچی ۲۱ اپریل ۔ حکومت نے خبروں اور دیگر اطلاعات کی بیرونی ممالک کو بہم رسانی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے اخباروں، رسالوں، کتابوں کتابچوں موسیقی کی ہدایات کے خاکوں پر سے بری ڈاک کا محصول کم کر دیا ہے۔ یہ نئی کم شرحیں یکم مئی سے شروع ہوں گی۔ اب پاکستان سے انڈونیشیا کو رجسٹر و پارسل وغیرہ بھی انہی کم شرحوں پر براہ راست جا سکیں گے۔ یاد رہے کہ مصر، عراق، سعودی عرب، عجم، لبنان، بھارت، نیپال، لنکا اور برٹش انگریزی ہند کو پہلے ہی یہ مراعات حاصل ہیں۔

آزادی کے تحفظ کا تقاضا ہے کہ ملک کا ہر فرد ہر وقت ہر مقابلے کیلئے تیار رہے

(محمود انور)

لاہور ۲۱ اپریل ۔ آج رائل پارک میں ان جانباز قومی رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے جنہوں نے مصنوعی جنگ کے مظاہرے میں توپوں کی گرج اور بمباری کے شدید دھماکوں کے درمیان لاہور شہر کی حفاظت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دئیے۔ گورنر پنجاب کے مشیر اعلیٰ آنریبل ملک محمد انور نے فرمایا آزاد قوموں کی زندگی میں اس قسم کی جنگی مشقیں اور مظاہرے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ آزادی کی حفاظت اسی صورت میں ممکن ہے کہ ساری کی ساری قوم ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں لینا چاہیئے کہ اس وقت قوم و ملک کو کوئی فوری خطرہ درپیش ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان حال ہی میں اقلیتوں کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے اس پر ہمیں پورا اعتماد ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس سمجھوتہ پر عمل کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائیں گے۔ پنجاب کی حکومت اس معاہدے کے لفظ لفظ کی تائید کرتی ہے اور اپنی طرف سے اس کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

زراعتی ترقی کیلئے سرکاری اعلان

بہاولپور ۲۱ اپریل ۔ حکومت ریاست بہاولپور نے ریاست بھر میں زراعتی ترقی کیلئے ۹ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس روپے سے ٹریکٹر وغیرہ خریدے جائیں گے۔ بیرونی ممالک کو مشینری کے آرڈر دیا جا چکا ہے۔

سر اوون ڈکسن کا پروگرام

سڈنی ۲۱ اپریل ۔ خبر ملی ہے کہ کشمیر میں مجلس اقوام کے کشمیر کمیشن کی جگہ متعینہ نمائندے سر اوون ڈکسن آئندہ ہفتے کے اندر اندر سڈنی سے لیک سکسس کیلئے روانہ ہو جائیں گے جہاں سے وہ چند دن قیام کے بعد برصغیر پاک و ہند کی جانب روانہ ہونگے

ہائنان پر تین طرف سے حملہ ہوگا

پی کن ۲۱ اپریل ۔ چین کی کمیونسٹ فوجیں جزیرہ ہائنان سے صرف چند دو ... رہ گئی ہیں۔ عوامی فوجوں نے شہر پر سب اطراف سے بھرپور حملہ کرنے کے لئے تین دریائی ناکوں کو ذکا کر لیا ہے۔ اور اب ان تینوں مورچوں کے درمیان باہمی رشتہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک اور خبر کے مطابق فارموسا سے نیشنلسٹ حکومت نے اب اس پیشقدمی کو بہت حد تک روک دینے کا دعویٰ کیا ہے۔

روسی امریکی طیارے کے ریڈار کے آلات پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں

واشنگٹن ۲۱ اپریل ۔ امریکہ میں عام طور پر یہ یقین پایا جاتا ہے کہ روسیوں نے بالٹک میں امریکی طیارے کو اس لئے مار گرایا ہے کہ وہ بہت سے خفیہ ریڈار کے آلات حاصل کرنا چاہتا تھا جو اس جہاز میں موجود تھے۔ واشنگٹن کے افسران نے نہ تو اس بات کی تصدیق کی ہے اور نہ تردید کہ یہ جہاز اس قسم کے آلات تجربے کیلئے اپنے ہمراہ لے گیا تھا۔ لیکن جہاز کے عملے کے تمام تو اشخاص ماہرین تھے اور اس پرواز کے لئے خاص طور سے منتخب کئے گئے تھے۔ اس قسم کے خیال رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ روسیوں نے غیر مسلح طیارے کو اپنے لڑاکا جہازوں کے ذریعے مجبوراً اتار لینے کی کوشش کی۔ لیکن کیونکہ اس سامان سے واقف عملے جو جہاز پر موجود تھا اس لئے انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد گولیاں چلائی گئیں

شاعر مشرق کی بارھویں برسی

لاہور ۲۱ اپریل ۔ آج پاکستان بھر میں شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال کی بارھویں برسی بڑے زور شور سے منائی گئی۔ صبح کے وقت آپ کے سنگ سرخ کے مزار پر ہوائی جہازوں نے فضا میں غوطے لگا کر سلامی دی اور ہزاروں پھول برسائے۔ شاعر مشرق کے سینکڑوں مداحوں نے آپ کے مزار پر پھولوں کے گلدستے چڑھائے۔ صبح کے وقت ختم قرآن کی رسم ادا کی گئی۔ آج صبح خاموش ہدیہ عقیدت پیش کرنے والوں میں ایرانی سفیر مقیم پاکستان آقائے علی نصر بھی تھے۔ کراچی کی تمام مساجد میں آپ کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔ اس کے علاوہ رات کے وقت ایک جلسہ بزم اقبال کے زیر اہتمام گورنر جنرل ہاؤس میں آپ ہی کی صدارت میں ہوا جس کی کچھ کارروائی نشر ہوئی۔ پاکستان کے تمام ریڈیو سٹیشنوں سے سپیشل فیچر نشر کئے گئے۔ لنڈن میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ نے ایک مشترکہ جلسے کی صدارت کی۔ طہران میں ایران کے ملک الشعراء نے آپ کی یاد منانے کا اہتمام کیا۔ اس کے علاوہ کولمبو میں لنکا کی اقبال سوسائٹی نے یوم اقبال منایا اور ریڈیو نے خاص پروگرام نشر کیا۔ ترکی میں شام کے وقت ایک جلسے میں پاکستانی سفیر مقیم انقرہ نے ایک جلسے میں شاعر مشرق کی تصانیف پر ایک بیر حاصل تقریر فرمائی۔

لنڈن ۲۱ اپریل ۔ اگلے مہینے میں لنڈن میں دولت مشترکہ کے ممالک کے ہوائی بیڑوں کے نمائندوں کا اجلاس ہوگا۔ اس سے مشترکہ دلچسپی کے امور اور تعداد وغیرہ کے مسائل زیر بحث آئیں گے

مختصر لیکن اہم

کراچی ۲۱ اپریل ۔ گذشتہ چھ ماہ کے تجارتی تعطل کو دور کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کے درمیان تجارتی بات چیت آج بھی جاری رہی۔

بہاولپور ۲۱ اپریل ۔ بہاولپور میں نہر عباسیہ کی توسیع کا پہلا مرحلہ انجام پا گیا ہے اس سے چھ ہزار ایکڑ بنجر زمین سیراب کی جائے گی۔ اس چھ ہزار میں سے نصف کے قریب زمین مہاجرین کو الاٹ اور نئے آبادکاروں کے ہاتھ فروخت کی جا چکی ہے اس میں سے پانچ ہزار جنگلات کیلئے وقف کر دی گئی ہے

سنگاپور ۲۱ اپریل ۔ ویٹ نام کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ سے براہ راست سفارتی نمائندوں کے متعلق انتظامات طے کر چکی ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل ۔ اقوام متحدہ میں سیکرٹری جنرل اگلے ہفتہ لنڈن آئیں گے۔ وہ اپنا ۲۰ سالہ امن کا پروگرام لے کر آ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرق و مغرب کی کشمکش کو دور کرنے کے لئے آپ ماسکو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ کے ہمراہ اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ روسی مسٹر ژیچنکو ہوں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے نو اپر ٹو ڈیٹ پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے گئے ہیں فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین (نظارت بیت المال)

نمبر	نام	رقم	
۱۲۷	چودھری محمد بشیر احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۱۷-۰-۰	روپے
۱۲۸	میاں عبد الحمید صاحب ملتان	۵-۰-۰	"
۱۲۹	میاں عبد السمیع صاحب ملتان	۲-۰-۰	"
۱۳۰	میاں عبد الرؤف صاحب ملتان	۹۲-۰-۰	"
۱۳۱	ماسٹر نواب دین صاحب "	۹۵-۰-۰	"
۱۳۲	حکیم غلام حسن خان صاحب "	۱۳۹-۰-۰	" وعدہ ۷۵ کا تھا
۱۳۳	" عبد الوہاب خان صاحب "	۱۲۵-۰-۰	"
۱۳۴	اہلیہ صاحبہ مہر عاشق محمد صاحب ملتان	۲-۰-۰	"
۱۳۵	مستری محمد دین صاحب چک ۴۶ سرگودھا	۱۰-۰-۰	"
۱۳۶	" نور محمد صاحب " "	۱۰-۰-۰	"
۱۳۷	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱۰-۰-۰	"
۱۳۸	بیگم بی بی ۲/- ۔ رشیدہ بیگم صاحبہ ۱/- ۔ رسول بی بی ۱/- ۔ شریف احمد ۱/-	۵-۰-۰	"
۱۳۹	چوہدری محمود احمد صاحب ولد چوہدری فتح علی صاحب چک ۹۸ سرگودھا	۱۵-۰-۰	"
۱۴۰	شیخ فضل کریم صاحب پراچہ بھلوال	۱۰۰-۰-۰	"
۱۴۱	چوہدری مختار احمد صاحب کاٹن انسپکٹر بھلوال	۳۰-۰-۰	"
۱۴۲	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مرحوم عدن	۴۲۰-۰-۰	وعدہ صرف ۳۵۰ تھا
۱۴۳	قاضی رشید الدین صاحب کوئٹہ	۷۳-۰-۰	روپے ادا کی

وظائف کی تمام درخواستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضور نہیں

بلکہ دفتر تعلیم و تربیت میں آنی چاہئیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک نوٹ کی ہدایت میں یہ اعلان پھر کیا جاتا ہے کہ ایسے احباب جو اپنے بچوں کو تعلیمی وظیفہ دلانا چاہیں۔ خواہ وہ قرضہ حسنہ ہو۔ یا امدادی وظیفہ ہو وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ دفتر تعلیم و تربیت ربوہ میں ارسال فرماویں۔ اس بارے میں حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھنا اور پھر حضور کو بار بار یاد دہانی بھیجنا۔ کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ دفتر تعلیم اس غرض کے لئے مقرر ہے کہ وہ تعلیم و تربیت کے تمام شعبوں میں ایسے احباب کی امداد اور راہنمائی کرے۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے ہو یا انتظامی لحاظ سے یا مشورے کے طور پر پس احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں۔

یہ اعلان پہلے کیا جا چکا ہے کہ ۲۰ مئی ۱۹۵۰ء تک تمام ایسی درخواستیں قبول کی جائینگی۔ اس کے بعد نہیں۔ مگر اس تاریخ سے پہلے یہ اصرار کرنا کہ فیصلہ سے اطلاع دی جائے۔ یہ ناممکن امر ہے۔ ایسی درخواستوں کا فیصلہ مئی کے آخری ہفتے میں ہی ہو سکے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

"دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نادر موقعہ"

میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونیوالے طلباء اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اور بڑی سرعت کے ساتھ اہل دنیا سے اپنی عظمت منوا رہا ہے۔ خدائی وعدے تو ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس سعادت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ کیوں نہ ہم "نحن انصار اللہ" کہتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ پر عملی بیعت کا ثبوت دیتے ہوئے وقف کریں۔ پس مخلصین سے گذارش ہے کہ جن دوستوں کے لڑکے میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے ہیں۔ ان کو تحریک فرماویں۔ کہ وہ اپنی زندگیاں دین کی خاطر خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پیش کر دیں۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید)

نئی مجالس کا قیام — خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہر اس جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ نہایت ضروری ہے ۱۵ سے ۴۰ سال کے درمیان عمر کا ہر احمدی نوجوان لازماً اس کا رکن ہے۔ ضرورت صرف تنظیم کی ہے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کی توجہ اس طرف دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنے علاقہ میں جہاں ابھی تک مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ خود جا کر نوجوانوں کو منظم کریں۔ اور باقاعدہ مجلس کا قیام عمل میں لائیں۔

قائدین کا کام ہے کہ وہ اپنے گرد و نواح کی جماعتوں میں خدام الاحمدیہ قائم کر کے انہیں پروگرام سمجھائیں۔ قیادت کا انتخاب کرا کر مرکز میں بھجوائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا:- اللہ تعالےٰ نے مجھے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری لڑکی صادقہ نے میٹرک کا امتحان دے رکھا ہے۔ اس کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار چوہدری محمد ابراہیم احمدی گنج مغلپورہ)

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمبلپور

مقدمہ ۱۲۷

میاں محمد یوسف ولد میاں فضل الٰہی صاحب حضرو

بنام

ہری چند ولد لوڈ نیدا مل اروڑہ سکنہ حضرو

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کے نام کئی بار نوٹس جاری ہوئے۔ مگر تعمیل نہیں ہو رہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسئول علیہ کسی نامعلوم مقام میں پناہ گزین ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل لاہور اس کے نام نوٹس زیر قاعدہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہ مذکور اصالتاً۔ وکالتاً یا مختارتاً عدالت ہذا تاریخ مقررہ پر حاضر نہ آیا۔ تو یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور اس کی عدم حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصلہ ہو گا۔

آج بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت جاری ہوا

تاریخ پیشی ۱۲ ۵۰ء (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

تصحیح

"فوری ضرورت" کے عنوان کے نیچے پرچہ ۱۲ جلد ۴ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء میں مشتہر کا نام غلطی سے رہ گیا ہے۔ مشتہر ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر اشتہارات)

خطبہ جمعہ

خوف وطمع کے اشتراک سے ایک طرف شدید بیداری اور دوسری طرف انتہائی قربانی کی توفیق ملتی ہے

اگر حقیقی مومن بننا چاہتے ہو تو ان دونوں حالتوں کے درمیان زندگی بسر کرو

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی

تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً و طمعاً و مما رزقناھم ینفقون (السجدہ ۲)

اس کے بعد فرمایا۔

ہر شخص کے اندر اس کی

ذمہ واری کے مطابق بیداری

پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی بیداری سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسے اپنی ذمہ واری کا کتنا احساس ہے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی کامیاب زندگی خوف اور رجاء پر مبنی ہے یعنی اس کے دماغ پر یکساں طور پر خوف اور رجاء کے دونوں پہلو غالب ہوتے ہیں۔ اسے خوف اپنی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور امید خدا تعالیٰ کے فضلوں وعدوں اور طاقتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اس کی کمزوری اور سستی کہیں اسے تباہ نہ کر دے اور وہ امید رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور طاقت اسے ابھارے رہیں گے۔ اور ڈوبنے نہیں دیں گے۔ مگر جس طرح ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ اور ہر فعل کا ایک نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح

خوف اور رجاء

بھی اپنے سائے رکھتے ہیں۔ دنیا میں عادی افعال کے سوا جن کی درحقیقت کوئی بھی قیمت نہیں ہوتی۔ باقی جتنی چیزیں ہیں۔ وہ ساری کی ساری نتیجہ خیز اور اپنے اندر کوئی نہ کوئی اثر رکھتی ہیں۔ عادی افعال یا تو غیر طبعی عادات ہوتی ہیں۔ یا طبعی افعال ہوتے ہیں۔ اور غیر طبعی عادتیں اور طبعی افعال جہاں تک ثواب کا تعلق ہے کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ ہم سانس لیتے ہیں۔ اور ہمیں اس کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور ہمیں کوئی احساس نہیں ہوتا۔ کان سے ہم سنتے ہیں۔ اور ہم کوئی خاص اہمیت محسوس نہیں کرتے۔ یہ

طبعی افعال

ہیں۔ جن کے بدلہ میں ہم خدا تعالیٰ سے کسی ثواب کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ ہم کوئی حق نہیں رکھتے کہ خدا تعالیٰ سے کہیں۔ کہ ہم نے کان سے سنا ہے ہمیں اس کے بدلہ میں کیا جزا ملے گی۔ ہمارا دل دھڑکا ہے اس کا ہمیں کیا ثواب ملے گا۔ ہم سانس لیتے ہیں۔ ہمیں اس کا کیا انعام ملے گا۔ اس طرح غیر طبعی عادات بھی بیکار ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں کو اپنے کسی عضو کے ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ کوئی اپنا کندھا ہلاتا ہے۔ اور کوئی آنکھیں مارتا ہے یہ عادتیں یونہی پیدا نہیں ہو جاتیں۔ ان کا بھی کچھ نہ کچھ سبب ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بیان کرنے کا نہ یہ موقعہ ہے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے بہر حال بعض لوگ بعض حرکات، عادت کے طور پر کرتے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے کسی انعام کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔ یہ

غیر طبعی عادتیں

ہوتی ہیں۔ اور جو غیر طبعی عادتیں ہیں۔ ان پر سزا بھی کوئی نہیں۔ اور ان کے بدلہ میں انعام بھی کوئی نہیں۔ ان کے سوا باقی جتنی چیزیں ہوتی ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی اثر انسان پر چھوڑ جاتی ہیں۔ اور اس کے اندر ان کی وجہ سے کوئی نہ کوئی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی افکار کے ہیجان میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی دلی جذبات میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی مادی طور پر اس دنیا میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص ایسی جگہ پر بیٹھا ہے۔ جہاں کوئی اینٹ اٹھی ہوئی ہے۔ یا کوئی روڑا پڑا ہوا ہے۔ اور اسے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تو اس کے مقابل پر وہ اگر کوئی حرکت کرے گا۔ تو وہ حرکت اس کے ساتھ تعلق رکھے گی۔ مثلاً اینٹ اٹھی ہوئی ہے۔ تو وہ اس طرح بیٹھ جائے گا۔ کہ اینٹ کا جو حصہ ابھرا ہوا ہے۔ وہ اس کے جسم کے اٹھے ہوئے حصہ کی طرف ہو جائے۔ یا وہ اس جگہ سے ذرا ہٹ کر بیٹھ جائے گا۔ یا ہاتھ مار کر اس اینٹ یا روڑے کو ہٹا دے گا۔ غرض ہر حرکت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ نتیجہ خیز ہوتی ہے اسی طرح طمع اور خوف بھی انسان کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔ خوف آئے گا۔ تو انسان کے اندر بیداری پیدا ہو گی۔ مثلاً ایک انسان جنگل میں چل رہا ہوتا ہے۔ اسے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں شیر یا چیتا یا کوئی اور موذی جانور نہ پھر رہا ہو۔ تو فوراً ہی اس کے اندر ایک بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ ہوشیار ہو جاتا ہے اس پر

خوف کے آثار

پائے جاتے ہیں۔ وہ ہر کھٹکے پر کبھی دائیں اور بائیں اور کبھی پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اور کبھی آگے تیز نظر دوڑائے گا۔ اور اگر کوئی ہلتی ہوئی ٹہنی بھی اسے کسی طرف جھکے گی۔ تو چونکہ اسے شیر چیتے یا کسی اور موذی جانور کا خیال ہے۔ وہ کود کر آگے چلا جائے گا۔ یا کسی شخص کو یہ خیال ہے۔ کہ دشمن اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ تو وہ دوڑتے وقت مڑ مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا جائے گا۔ یا وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس کے قریب کوئی سانپ ہے۔ تو وہ بجائے آسمان کی طرف یا اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے کے بار بار اپنے پاؤں کی طرف دیکھے گا

غرض خوف اس سے اپنے درجہ کے مطابق حرکت کرائے گا اگر اسے یہ خوف ہے کہ اس کے پیچھے دشمن آ رہا ہے۔ تو وہ مڑ مڑ کر پیچھے دیکھے گا۔ اگر کوئی شیر یا کسی اور موذی جانور کا خوف ہے تو وہ جنگل میں چلتا ہوا چاروں طرف نظر مارتا جائے گا۔ غرض ہر خوف اپنے ساتھ ایک خاص قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے یہی امید کا حال ہے۔ ماں کو بچے کے آنے کی خبر ملتی ہے۔ تو وہ رات کا وقت بیداری میں کاٹتی ہے۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی ہوتی ہے۔ دروازوں کی چولیں ڈھیلی ہوتی ہیں۔ اور وہ ہوا سے کھٹ کھٹ کی آواز دیتے ہیں۔ گاؤں یا محلہ کے سارے دروازے اسی قسم کی آواز دیتے ہیں۔ مگر یہ ماں جو بچہ کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب دروازے کی آواز کو سنتی ہے۔ تو بے اختیار کہہ اٹھتی ہے۔ اچھا بیٹا آ گیا۔ وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے دروازے پر پہنچتی ہے مگر وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گویا طمع بھی موقعہ کے لحاظ سے ایک خاص قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے۔ اور خوف بھی ایک قسم کی حرکت پیدا کرتا ہے۔ پھر امیدیں

کئی قسم کی قربانیاں

پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً کسی انسان کے دل میں اگر ڈاکہ پڑنے کا خیال آتا ہے۔ تو یہ خوف والی بات ہے جب کوئی شخص یہ سنے گا کہ ڈاکہ پڑنے والا ہے۔ اور شاید یہ ڈاکہ اس کے گھر پر ہی پڑیگا۔ تو وہ یہ خبر سنکر پراٹھے پکانے نہیں لگ جائیگا۔ بلکہ وہ چوکس ہو جاتا ہے اور سامان جنگ مہیا کرتا ہے۔ اور اگر کسی کو یہ امید ہے کہ اس کے ہاں کوئی مہمان آنے والا ہے۔ تو وہ اس کے لئے کھانا تیار کروائے گا وہ سمجھتا ہے کہ مہمان آئے گا تو اسے کھانا کھلائیں گے چائے پلائیں گے۔ مٹھائی اور پھل پیش کریں گے۔ گویا خوف کے لئے تم بیدار ہو گے اور ہوشیار ہو گے۔ یہی مضمون ہے جسے تمہیدی طور پر بیان کیا ہے۔ اور آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً و طمعاً و مما رزقناھم ینفقون۔ یہ

قرآن کریم کا کمال

ہے۔ کہ وہ مضامین کو ایسے نئے نئے اسلوب سے بیان کرتا ہے۔ کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس آیت کا نقطۂ مرکزی خوفاً و طمعاً ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے مومن کا تعلق خوف اور طمع پر مبنی ہوتا ہے۔ اس چیز کی طرف توجہ دلانے کے لئے بعض علامات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت تھی۔ یعنی خوف اور طمع سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا یہ طریق بھی تھا۔ کہ ان دونوں کو اکٹھا بیان کر کے بعد میں ان کے نتائج بیان کر دیئے جاتے۔ اور ایک طریق یہ تھا۔ کہ پہلے ایک موجب کی مثال بیان کی جاتی۔ اور پھر دوسرا موجب اور اس کی مثال بیان کی جاتی۔ اور تیسرا طریق یہ تھا کہ موجبات تو اکٹھے رہتے۔ لیکن مثالیں ان موجبات کے قرب کو مد نظر رکھ کر بیان کی جاتیں۔ مثلاً ایک طریق یہ تھا کہ خوفاً اور طمعاً کو اکٹھا بیان کرنے کے بعد دونوں کی مثالیں بیان کر دی جاتیں۔ اور ایک طریق یہ تھا۔ کہ خوفاً کہہ کر خوفاً کی مثال بیان کر دی جاتی۔ اور طمعاً کہہ کر طمعاً کی مثال بیان کر دی جاتی۔ اور تیسرا طریق یہ تھا۔ کہ خوفاً اور طمعاً کے بعد قرب کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے طمع کی مثال بیان کی جاتی۔ اور پھر خوف کی مثال بیان کی جاتی۔ قرآن کریم نے ان اسالیب کو متعدد جگہوں پر اختیار کیا ہے۔ لیکن اس جگہ ایک اور اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ موجبات کو اکٹھا بیان کیا ہے۔ مگر ان کے اثرات میں سے خوف کے اثر کو پہلے بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ موجبات میں سے خوف کا لفظ پہلے تھا۔ اور طمع کے اثر کو بعد میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ طمع کا لفظ خوف کے بعد استعمال ہوا تھا۔ اسی طرح موجبات کو اکٹھا بھی کر دیا ہے۔ لیکن ہر موجب کا نتیجہ اس کے ساتھ بیان ہو گیا ہے۔ جو ایک

نہایت لطیف صنعت

ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف کی وجہ سے پکارتے ہیں وہ کہتے ہیں اے خدا۔ ہمیں خطرہ درپیش ہے۔ تو ہماری مدد فرما۔ اس کے بعد طمعاً آتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کے نتیجہ کو بیان کر دیا گیا۔ جو مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی امید کی صورت میں وہ اپنے اموال آئندہ نفع کے خیال سے خرچ کرتے ہیں۔ گویا موجبات تو دونوں اکٹھے ہیں لیکن ان کے اثرات الگ الگ بیان کر دیئے گئے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جب تمہیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہارا بچہ آرہا ہے۔ تو تم صرف جاگتے ہی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے کھانا بھی تیار کرتے ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ لوگ اپنے رب کو طمع کے ساتھ پکارتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یعنی جس طرح ماں باپ اپنے بچہ کی آمد پر اس کی آمد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی خرچ کرتے ہیں۔ گویا پہلی حالت کے نتیجہ میں ان کی راتیں بیداری میں کٹتی ہیں۔ اور دوسری حالت کے نتیجہ میں ان کے دن اخراجات میں صرف ہوتے ہیں خوف

شب بیداری

کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور طمع دن کے وقت خرچ کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ زمیندار اپنے قیمتی دانے اس لئے کھیت میں ڈالتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ دانے اُگیں گے۔ اور غلہ پیدا ہوگا طالب علم دن کو مدرسہ جاتا ہے۔ اس امید میں کہ وہ امتحان میں پاس ہوگا۔ اور اچھی زندگی گذاریگا تاجر دوکان پر جاتا ہے۔ ملازم دفتر جاتا ہے۔ اور صناع کارخانہ میں جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا کوئی اچھا نتیجہ نکلنے کی امید ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ ان کے پہلو بستروں سے جدا ہوتے ہیں۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اس خوف کی وجہ سے پکارتے ہیں۔ کہ کہیں شیطان اور اس کے اظلال ڈاکے مار کر ان کے ایمان کو خراب نہ کر دیں وَطَمَعًا مگر ان سے اللہ تعالیٰ کے دو رشتے ہوتے ہیں۔ ایک مالک یوم الدین ہونے کا اور ایک رب ہونے کا مالکِ یوم الدین ہونے کے لحاظ سے ان پر خوف کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اور ربوبیت کے لحاظ سے اس کا رشتہ ماں باپ سے بھی زیادہ محبت اور پیار کا ہوتا ہے۔ ربوبیت کے رشتہ کے لحاظ سے وہ خوب خرچ کرتے ہیں جیسے بیٹا جب اپنی ماں یا باپ کو لکھتا ہے۔ کہ آپ سے ملنے کو جی چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم آرہے ہیں۔ تو وہ جھٹ ان کے کھانے وغیرہ کے لئے تیاری شروع کر دیتا ہے۔

یہ دونوں چیزیں (یعنی خوف اور طمع) ایسی ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنے

ایمان کا جائزہ

لے سکتا ہے۔ ہماری جماعت جو اس بات کی مدعی ہے کہ وہ ایک مامور اور مرسل کی جماعت ہے۔ اس میں دونوں چیزیں پائی جانی ضروری ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ہماری جماعت میں یہ دو چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ یہ دونوں چیزیں ہماری جماعت میں پائی جاتی ہیں مگر بہت سے لوگوں میں مخلوط طور پر پائی جاتی ہیں۔ ہماری جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ لیکن آدھی جماعت اس آیت کے ایک حصہ کی مصداق بنی ہوئی ہے۔ - - - - - - - - - - - - - - - - - - اور آدھی جماعت دوسرے حصہ کی مصداق بنی ہوئی ہے۔ آدھی جماعت کو میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ ڈرتا ہی رہتا ہے۔ ذرا خوف کی حالت پیدا ہو جائے کوئی احراری لیڈر کسی جلسہ میں تقریر کر دے۔ تو وہ گھبرا جاتے ہیں۔ اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ نہ معلوم اب کیا ہو جائے گا۔ اور آدھی جماعت

غلط م یہ۔

میں سو رہی ہے۔ وہ سمجھتی ہے۔ کہ اسلام کو پھیلانا اللہ تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ وہ خود کرے گا۔ ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے۔ ایک شخص جو جاتا ہی تھے۔ جو عالم بھی تھے اور انہیں مذاق کی بھی عادت تھی۔ وہ کہیں جاتے ہوئے رستہ میں ایک گاؤں میں ٹھہر گئے۔ گاؤں کے لوگوں نے ان سے کہا۔ کہ نماز جمعہ پڑھاؤ انہوں نے انکار کیا۔ مگر لوگوں نے اصرار کیا اور آخر وہ مان گئے۔ مگر ان کا جی نہیں چاہتا تھا جب وہ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا اے لوگو بتاؤ۔ کیا تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے آج کیا کہنا ہے۔ سب نے کہا نہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اگر تمہیں پتہ ہی نہیں کہ میں نے کیا کہنا ہے تو میں تمہیں بتاؤں کیا۔ اور یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے۔ دوسرے جمعہ پر گاؤں والوں نے پھر اصرار کیا کہ وہ نماز جمعہ پڑھائیں۔ اور انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اگر اب کے مولوی صاحب پوچھیں کہ کیا جو کچھ میں نے کہنا ہے تمہیں اس کا علم ہے۔ تو سب لوگ کہیں کہ ہاں ہمیں علم ہے۔ جب وہ مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا اے لوگو بتاؤ۔ کیا تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ اس پر سب نے کہا۔ ہاں ہمیں پتہ ہے۔ کہ آپ نے کیا کہنا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اگر تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ تو پھر مجھے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ پھر منبر سے اتر آئے۔ مولوی صاحب کا قیام اس گاؤں میں کچھ لمبا ہو گیا۔ اور تیسرا جمعہ بھی وہیں آگیا۔ گاؤں والوں نے پھر مشورہ کیا کہ ہم نے ان کا خطبہ ضرور سننا ہے۔ اب کے انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اگر مولوی صاحب یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ تو کچھ لوگ کہہ دیں کہ ہاں اور کچھ کہہ دیں کہ نہیں۔ جب مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تو ایک طرف سے آواز آئی کہ ہاں۔ اور دوسری طرف سے آواز آئی۔ نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ جن لوگوں نے ہاں کہا ہے۔ وہ ان کو بتا دیں جنہوں نے نہیں کہا ہے۔ یہ ہے تو لطیفہ مگر اس میں ایک سبق بھی ہے۔ اور میں بھی اپنی جماعت کے اس حصہ سے جو خوف کی مرض میں مبتلا رہتا ہے کہتا ہوں۔ کہ اپنے خوف کا کچھ حصہ امیدوں کی جنت میں بسنے والوں کو دے دیں۔ اور جو امیدوں کی جنت میں بسنے والے ہیں۔ ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی کچھ امیدیں خوف سے کرنے رہنے والوں کو دے دیں تا دونوں کا ایمان درست ہو جائے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔

مومنوں کی علامت

یہ ہے کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ مومن خوف و طمع کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے نہ ڈر سے اس کی جان نکلتی ہے۔ اور نہ امید دل سے اس کے عمل میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

غرض طمع۔ قربانی اور خوف بیداری پیدا کرتا ہے۔ وہ خوف جو طمع کے ساتھ ملا ہو بیداری پیدا کرتا ہے۔ اور وہ خوف جو طمع کے ساتھ نہ ملا ہو۔ بزدلی پیدا کر دیتا ہے۔ جس شخص کے گھر ڈاکہ پڑنے والا ہو۔ اور اسے یہ امید ہو۔ کہ وہ ڈاکوؤں کو شکست دیدے گا وہ بیدار ہوتا ہے۔ ہوشیار ہوتا ہے۔ اور سامان جنگ جمع کرتا ہے۔ گھر چھوڑ کر بھاگ نہیں جایا کرتا۔ لیکن جس کو طمع نہیں ہوتا۔ وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جایا کرتا ہے۔ اور بزدلی دکھاتا ہے۔ اسی طرح جس میں طمع ہوتا ہے۔ مگر ساتھ خوف بھی وہ قربانی کرتا ہے۔ اور جس کی طمع کے ساتھ خوف نہیں ہوتا۔ وہ سست ہو جاتا ہے۔ اور اپنا کام دوسروں کے حوالہ کر دیتا ہے۔ غرض خوف و طمع اگر دونوں اکٹھے ہوں گے۔ تو ایک طرف شدید بیداری ہوگی۔ اور دوسری طرف انتہائی قربانی ہوگی۔ جس شخص کو یہ امید ہو کہ مجھے ایک کے بدلہ میں دس ملیں گے وہ ایک کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرے گا۔ وہ تو کہے گا کہ چلو اسے پھینکو۔ اس کے بدلے میں دس ملیں گے۔ پس امید کے ساتھ قربانی اور خوف کے ساتھ لازماً بیداری پیدا ہوتی ہے۔

ہماری جماعت

میں ایک حصہ ایسا ہے۔ جس میں خوف ہی خوف پایا جاتا ہے۔ جیسے ہیضہ کے مریض کو پاخانہ اور پیشاب ہی آتا رہتا ہے۔ اسی طرح اس کا بھی پیشاب اور پاخانہ ہی خطا ہوتا رہتا ہے کہیں مخالفت ہو گئی۔ کسی جلسہ میں کسی لیڈر نے کوئی بات کہدی۔ کسی ہندوستانی لیڈر نے کوئی بات کہدی۔ احرار نے کوئی فتنہ کھڑا کر دیا۔ اسلامی جماعت کے کسی فرد نے کوئی بات کہہ دی۔ تو اس کے اندر گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ان کے سوا خدا تعالیٰ بھی آسمان پر موجود ہے۔ اسے صرف یہی لوگ نظر آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا۔ اور دوسرا فریق ایسا ہے۔ کہ اس کے اندر خوف ہے ہی نہیں۔ فقط جھوٹی امیدوں سے متوالا ہو کر خواب غفلت میں پڑا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ خود کرے گا۔ ہمیں اس کے لئے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جیسے کسی نے کہا ہے کہ

عجیب طرح کی ہوئی فراغت\
گدھوں پر ڈالا جو بار اپنا

وہ بھی خدا تعالیٰ پر سب بار ڈال دیتا ہے اور خود بے فکر ہو کر بیٹھ رہتا ہے۔ یہ طمع نہیں۔ اسلام جو طمع سکھاتا ہے۔ وہ بخل پیدا نہیں کرتا۔ اس کے معنے کام کرنے اور خرچ کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور اسلام جو خوف سکھاتا ہے۔ اس کے معنے بیداری کے ہیں بزدلی کے نہیں۔ یہ دونوں چیزیں جب تک کسی شخص کے اندر پیدا نہ ہوں۔ اس پر مومنوں والی حالت نہیں آتی۔ تم ہزار دفعہ اپنے آپ کو مومن کہہ لو۔ اور کروڑ دفعہ تم کسی عیسائی کو کافر کہہ لو۔ تم احمدی نہیں ہو گے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے تمہیں

احمدیت کا تاج

نہیں ملے گا۔ لیکن اگر تمہارا عمل ان علامتوں کا مرکب ہو گا۔ تو تم خدا تعالیٰ سے حقیقی تمغے پاؤ گے۔ تمہارا خوف خدا تعالیٰ سے ستائش حاصل کرے گا۔ کہ تم نے اپنی ذمہ واریوں کو سمجھا اور خدا تعالیٰ کے دین کو بچانے کے لئے چوکس رہے۔ اور تمہاری طمع خدا تعالیٰ سے انعام حاصل کرے گا۔ کہ تمہیں اس کی آمد کی سچی امید تھی اور تم نے اس کے استقبال کے لئے اپنا مال خرچ کیا۔ خدا تعالیٰ کھاتا پیتا نہیں۔ اس کا دین کھاتا پیتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے لئے کسی قربانی کا ذکر آتا ہے۔ تو اس سے مراد اس کے غریب بندوں کے لئے خرچ کرنا ہوتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے قیامت کے دن کہے گا۔ کہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانے کو دیا اس پر مومن بندے گھبرا کر کہیں گے۔ کہ اے خدا تو کہاں اور ہم کہاں۔ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی۔ کہ تجھے کھلاتے۔ خدا تعالیٰ ان کے جواب میں کہے گا۔ جب میرا کوئی غریب بندہ اس حالت میں تمہارے پاس آیا کہ وہ بھوکا تھا۔ اور تم نے اسے کھانا کھلایا۔ تو گویا تم نے مجھے ہی کھانا کھلایا یہ وہ اصول ہے جو دنیا کو اس مقام پر لانے والا ہے۔ جہاں ہر غریب کی غربت دور ہو جائے اگر دنیا اس مقام پر آجائے کہ سارے بندے امن سے رہنے لگ جائیں۔ تو یہ

ایمان کا مقام

ہو گا۔ لیکن وہ شخص جو صرف اپنی اپنی فکر کرتا ہے۔ وہ ہرگز طمع والا نہیں کہلا سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ سے کوئی امید نہیں رکھتا۔ اگر وہ خدا تعالیٰ سے امید رکھتا۔ تو وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کیوں کرتا۔ اس کے صرف اپنے لئے ہی کوشش کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اسے خدا تعالیٰ سے کوئی امید نہیں۔ اگر اسے خدا تعالیٰ سے کچھ امید ہوتی تو وہ قربانی کرنے سے ہرگز دریغ نہ کرتا۔

غرض جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ اس لطیفہ کا پچھلا حصہ میں بھی اختیار کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ

اے خوف والو

تم اپنے خوف میں سے کچھ حصہ طمع والوں کو دیدو۔ اور اُن سے طمع لے لو۔ اور اے طمع والو۔ تم اپنی طمع میں سے کچھ حصہ خوف والوں کو دیدو۔ اور ان سے کچھ خوف لے لو۔ ایمان خوف اور طمع کے اشتراک کا نام ہے۔ اور ان دونوں کے اشتراک سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ایک طرف انسان خطرہ کو بھانپتا ہے اور اس کے لئے تیاری کرتا ہے تو دوسری طرف فتح اور کامیابی کی طمع اور امید رکھتا ہے۔ اور ان کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں مومن کی علامتیں ہیں۔ جس شخص میں یہ دونوں علامتیں نہیں پائی جاتیں۔ اس کا اپنے آپ کو مومن کہنا بالکل بے کار اور فضول ہے۔

درخواست دُعا:۔ میری ہمشیرہ شریفہ بیگم کراچی ہسپتال میں بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الحی احمدی جہلم شہر

روانگی

—— از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی ربوہ ——

دنیا کی ہر اک شے پہ ہیں ظلمات کے آثار\
ہر ذرہ ہستی ہے بصد شوق گنہگار

باطل ہے حقیقت سے پھر آمادۂ پیکار\
باطل کی بغاوت کو مٹانے کو چلا ہوں

دنیا کو رہِ راست پہ لانے کو چلا ہوں

ہر آنکھ میں پلتے ہیں وفا سوز نظارے\
ہر ایک جبیں میں ہیں تباہی کے اشارے

ہر دل میں دہکتے ہیں عداوت کے شرارے\
اس آگ کے شعلوں کے بجھانے کو چلا ہوں

دُنیا کو رہِ راست پہ لانے کو چلا ہوں

ہر سمت مسلط ہیں خیانت کی گھٹائیں\
ہیں کذب در آغوش زمانے کی فضائیں

ہر شے پہ ہیں اوہام کی دھندلی سی ردائیں\
اوہام کی بنیاد ہلانے کو چلا ہوں

دُنیا کو رہِ راست پہ لانے کو چلا ہوں

اللہ رے کس درجہ ہے مغرور زمانہ\
گویا ہے کسی سحر سے مسحور زمانہ

ہے بادۂ پندار میں مخمور زمانہ\
میں اس کو ذرا ہوش میں لانے کو چلا ہوں

دنیا کو رہِ راست پہ لانے کو چلا ہوں

انوار سے بھرپور مرا دیدۂ بینا\
دل ہے مرا اسرارِ حقیقت کا خزینہ

جینے کا مجھے ڈھب ہے تو مرنے کا قرینہ\
میں زندگی و مرگ سکھانے کو چلا ہوں

دنیا کو رہِ راست پہ لانے کو چلا ہوں

۳۱ مئی تک وعدے پورے کرنے والے سابقون الاولون کے مجاہد ہیں

"یاد رکھو! میں تم سے اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم اس چندہ (چندہ تحریک جدید) میں حصہ نہیں لو گے۔ تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کر دے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت دین کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو"۔

"یاد رکھو! خدمت دین کے یہ مواقعہ بار بار میسر نہیں آیا کرتے نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہی جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک حصہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کر چکا ہے اور ان کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع بھی کر دیئے جاوینگے۔ لیکن ایک بڑا حصہ احباب کرام کا ہے جو ابھی تک اپنے وعدے باوجود کوشش کے پورے کرنے سے قاصر رہا ہے انہیں چاہیئے کہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ۳۱ مئی تک جو سابقون الاولون کی آخری میعاد ہے۔ ادا کر دیں۔ تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا کرینگے۔ ان کے نام بوجہ سابقون الاولون میں ہونیکے حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے بھی پیش کئے جائینگے۔ اور انشاء اللہ ان کو شائع بھی کر دیا جائے گا۔ وہ احباب جو قسطوار اپنی رقوم ادا کرتے ہیں یا وہ جو تحریک ستمبر میں شامل ہیں اور وہ اپنا حساب قسطوں کا دیکھ لیں۔ وہ بھی کوشش کریں کہ بقیہ قسطیں ۳۱ مئی تک اسلئے ادا کر دیں کہ وہ اس اقدام سے سابقون الاولون میں بھی جاتے ہیں۔ اور اس سے سلسلہ کو جہاں فائدہ پہنچتا ہے۔ کہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے پورا کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ وہاں وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل کرنے والے ہیں۔ پس تحریک جدید کے مجاہد ابھی سے اسی جدوجہد میں مصروف عمل ہوں کہ ان کے وعدے خدا کے فضل و کرم سے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے ہو جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

حضرت مہدی علیہ السلام کے سب سے بڑے دشمن علماء زمانہ ہونگے
صلحائے امت کی پیشگوئیاں

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری ؓ)

حضرت محی الدین ابن عربی کی پیشگوئی

حضرت محی الدین ابن عربی اپنی کتاب فتوحات کیہ میں فرماتے ہیں:

"واذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ"

کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو سوائے علماء اور فقہاء کے ان کا کوئی کھلم کھلا دشمن نہیں ہوگا

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی

حضرت مجدد الف ثانی رح اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت عیسےٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس شریعت کی متابعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کریں گے۔ کیونکہ اسی شریعت کا نسخ جائز نہیں۔ عجب نہیں کہ علمائے ظاہر حضرت عیسیٰ ع کے مجتہدات سے دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور ان کو کتاب اور سنت کے مخالف جانیں۔ حضرت عیسےٰ روح اللہ کی مثال حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سی مثال ہے۔ جنہوں نے ورع اور تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے۔ جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکے اور ان کے مجتہدات کو دقت معانی کے باعث کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں اور ان کو اور ان کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کی حقیقت اور درایت تک نہ پہنچنے اور ان کے فہم و فراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے اور یہ جو خواجہ محمد پارسا نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے۔ ممکن ہے کہ اس مناسبت کے باعث ہو جو امام ابو حنیفہ کو حضرت عیسےٰ کے ساتھ ہے لکھا ہو۔ یعنی حضرت روح اللہ کا اجتہاد حضرت امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ان کے مذہب کے مقلد ہوں گے کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ السلام کی شان اس سے برتر ہے کہ علمائے امت کی تقلید کریں"۔

آگے چل کر علماء کی نسبت فرماتے ہیں کہ اسوقت علماء کی حالت یہ ہوگی کہ چند احادیث نوک زبان ہونگی اور سب احکام شریعت کا انحصار انہی پر ہوگا۔ اور ان کے سوا وہ کچھ نہ جانتے ہوں گے۔ ان کی تنگ نظری کی مثال اس کیڑے سے ہے جو پتھر کے نیچے دبا ہوا اسی کو اپنا ارض و سما سمجھتا ہے۔

(مکتوبات دفتر دوئم مکتوب ۱۷۷ و ۱۷۸)

متفرق حوالہ جات

(ا) صلحائے امت کی پیشگوئیوں کی بناء پر نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں:۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقابلہ احیاء سنت و اماتت بدعت فرمایند علمائے وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ما است و بمخالف برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل دے کنند (صفحہ ۳۶۳)"

چونکہ مہدی علیہ السلام سنت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ کریں گے اور بدعت کو مٹائینگے۔ اسلئے علماء وقت جو کہ اپنے فقہاء اور مشائخ کی تقلید کے خوگر ہوں گے۔ اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائینگے اور اس پر کفر و گمراہی کا فتویٰ صادر کریں گے اور کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے مذہب و ملت کو تباہ کرنے والا ہے۔

(ب) اسی طرح صاحب موصوف اپنی کتاب اقتراب الساعۃ میں لکھتے ہیں کہ مہدی کے دشمن علماء اہل اجتہاد ہوں گے کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ مہدی علیہ السلام خلاف مذہب آئمہ حکم کرتے ہیں (صفحہ ۹۵)

(ج) اسی کتاب میں آگے چل کر فرماتے ہیں:۔ اگر مہدی آ گئے تو سب اہل تقلید ان کے دشمن جانی بن جائیں گے۔ وہ ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہینگے کہ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔ (صفحہ ۲۲۴)

(د) سید محمد سبطین صاحب اپنی کتاب الصراط السوی فی احوال المہدی میں فرماتے ہیں کہ علماء مہدی کے قتل کے فتوے دینگے اور بعض اہل دول اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجینگے اور یہ تمام نام کے ہی مسلمان ہوں گے (صفحہ ۵۰۳)

مفکرین کے لئے مقام غور

صلحائے امت کی یہ پیشگوئیاں مکفر علماء اپنے فتویٰ کفر و ارتداد کے ذریعہ پوری کر چکے ہیں۔ مقام غور ہے کہ اگر مہدی علیہ السلام کے وہی عقائد ہونے تھے جو علماء عصر حاضر کے ہیں اگر وہی مسلک ہونا تھا جو فقہائے زمانہ مہدی کے عقائد کو کتاب سنت کے خلاف سمجھ کر ان کو کافر دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل قرار دیتے۔ سینے فتویٰ کفر و ارتداد سے ہم پریشان ہونے والے نہیں بلکہ ہمارے لئے یہ فتویٰ کفر تو شاہدہ خدا کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے

ہمارا کام ——— اور ——— آپ کا فرض

۱۔ وکالت تجارت احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن ۱۹۵۰-۵۱ء تیار کر رہی ہے جسکی طباعت کا کام عنقریب شروع کر دیا جائیگا۔ باوجود یاد دہانیوں کے آپ نے فرض ادا نہیں کیا۔ فوراً اپنے کاروبار کی تفصیل سے دفتر کو آگاہ کیجئے۔ پتہ جات بغیر کسی اجرت کے شائع کئے جائینگے لیکن اشتہارات کی قیمت لیجائیگی اشتہارات دینے والے بھی اپنے لئے جلد جگہ محفوظ کروالیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں انہیں جگہ نہ مل سکے

۲۔ وکالت تجارت لاہور میں ایک Sale Emporium تیار کر رہی ہے جس میں تمام احمدی صناعوں کی نمونے رکھنے کا انتظام کیا ہے کیا آپ نے اپنے نمونے اس کیلئے روانہ کئے ہیں؟ اگر نہیں تو اپنی اولین فرصت میں اپنے نمونے ہمیں بھجوائے۔ تاہم آپکی تجارت کو فروغ دینے میں ممد و معاون ہو سکیں۔

۳۔ آپ نے ابھی تک تجارتی سوال نامے کا جواب دفتر تجارت میں نہیں بھجوایا۔ دفتر تجارت آپکو ہر ممکن سہولت آپ کی تجارت اور صنعت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ مگر بغیر آپ کے تعاون کے یہ شے ناممکن ہے۔ آپ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔

۴۔ کیا آپ وکالت تجارت کی طرف سے قائم شدہ ایجنسیوں سے تعاون کر رہے ہیں۔ اگر کر رہے ہیں۔ تو وکالت آپ کا شکریہ ادا کرتی ہے اگر نہیں تو اس طرف آپکی توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ مغربی پاکستان کے بڑے شہروں میں سے مندرجہ ذیل مقامات مندرجہ ذیل مقامات پر سلسلہ کے سرمایہ کے ساتھ قائم شدہ آڑھت کی دوکانیں مندرجہ ذیل مقامات پر ہیں۔

۱۔ یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی قندھاری بازار کوئٹہ
۲۔ " " " تاج چیمبرس۔ کھوری گارڈن کراچی نمبر ۲
۳۔ " " " اکبری منڈی۔ لاہور

ان کے علاوہ بیرون ممالک اور پاکستان کے کئی اور مقامات میں کئی قسم کے کاروبار ہیں جن کی تفصیل وقتاً فوقتاً احباب کو دی جاتی رہتی ہے۔ ان سب میں تعاون آپ کا قومی فرض ہے

۵۔ آپ اپنی تجارتی تکالیف کی دوری کیلئے دفتر تجارت سے رجوع کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے اس ادارہ کا قیام محض اسلئے کیا ہے۔ تا باہمی تعاون کو جو تجارت کی ترقی کیلئے از حد ضروری ہے۔ قائم کیا جائے۔ افراد اور اقوام کی مشکلات جو تجارت کے ضمن میں پیش آتی ہیں آپ انہیں سمجھیں۔ حل کریں۔ اور حل کرنے کی کوشش کریں

۶۔ احمدی افراد کو تجارت سکھانے اور فروغ دینے کے ضمن میں جو آپ سلسلہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس سے اطلاع دیں۔ آپ اپنا فرض ادا کریں۔ اور ہمیں خدمت کا موقع دیں:۔

وکیل التجارت تحریک جدید۔ جودھامل بلڈنگ ۔ لاہور

انڈونیشیا کی ایک ریاست کے سلطان نے ویسٹرلنگ سے سازش کی

جے کارتا - ۲۱ اپریل: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پونیانک کے سلطان حمید دوئم نے اس امر کا اعتراف کر لیا ہے۔ کہ انہوں نے ویسٹرلنگ اس امر کا حکم دیا تھا کہ وہ ۲۴ جنوری کو انڈونیشیا کی وزارت کے اجلاس کے وقت حملہ کر دیں اور ان تین وزیروں کو جو موجود ہوں گولی مار دیں۔

انہوں نے جن لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ ان میں جاکارتا کے سلطان وزیر دفاع۔ وزارت دفاع کے سیکرٹری جنرل اور انڈونیشیا کے رئیس ارکان حزب تھے۔

اس بیان کردہ اعتراف کے مطابق اس اجلاس میں شرکت کرنے والے وزیروں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور بعد ازاں ایک وزارت بنانے کا خیال تھا۔ جس کے وزیر دفاع سلطان حمید دوئم ہوتے۔ سلطان حمید کو ۵ اپریل کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

مسٹر غلام محمد برطانیہ سے مزید ۲۰ لاکھ پونڈ دینے کا مطالبہ کریں گے

لنڈن ۲۱ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد سوموار کے دن یہاں تشریف لائے والے ہیں آپ برطانیہ کے وزیر خزانہ سر اسٹیفورڈ کرپس اور دیگر برطانوی خزانے کے ماہرین کے ساتھ مذاکرات کریں گے۔ پہلے کی طرح برطانوی خزانہ کے حکام گفتگو کے موضوع پر خاموش ہیں۔ لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ جاتے ہوئے مسٹر غلام محمد کا لنڈن میں ایک ہفتے کے لئے قیام اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق گفتگو کرنے میں صرف ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر غلام محمد برطانوی خزانہ پر زور دیں گے کہ وہ اسٹرلنگ کے حساب میں سے پاکستان کو مزید ۲۰ لاکھ پونڈ دے۔ اپنے لنڈن کے قیام کے دوران میں مسٹر غلام محمد آئندہ سڈنی میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے صدر لارڈ ملیٹ ڈملٹ سے بھی ملاقات کریں گے تاکہ وہ پہلے سے یہ معلوم کر سکیں کہ آسٹریلیا میں دولت مشترکہ ماہرین کی گفتگو کے متعلق برطانیہ کے نظریات کیا ہیں۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر غلام محمد کے امریکہ جانے کا مقصد بین الاقوامی مالی فنڈ کے سلسلے میں اہم کارروائی ہے۔ (اسٹار)

یہودیوں کی گولہ باری

شرق اردن اقوام متحدہ میں رپورٹ پیش کریگا

لنڈن ۲۰ اپریل۔ شرق اردن جنوبی فلسطین میں غیر قانونی اور قبیح حادثے کے متعلق اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے ایک رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ سوموار کے روز یہودیوں نے جردن کے ضلع میں حد بندی کے خط کے قریب ایک عرب گاؤں میں اٹھارہ پونڈ کے چالیس گولے پھینکے۔ ان گولوں کے باعث تین عرب مہاجرین شدید طور پر مجروح ہوئے۔

شرق اردن کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ شرق اردن کی رپورٹ جو منگل کو پیش کی جائے گی اس میں سلامتی کونسل کو اس قسم کے واقعات کے متعلق مستقبل میں شدید خطرات سے متنبہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

اخبار اسٹار کی طرف سے میثاق دہلی کا خیر مقدم

لنڈن ۲۱ اپریل۔ لنڈن کے اخبار اسٹار نے آج میثاق دہلی کے تحت خوشگوار پیدا ہو جائیگا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ معاہدہ اس وقت ہوا جبکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے متعلق یہ معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام اعصابی جنگوں سے زیادہ ان دونوں ملکوں کی اعصابی جنگ کے شعلوں میں تبدیل ہو جانے کا امکانات ہیں۔

روس اور مغربی ممالک کے درمیان کشیدگی کا تذکرہ کرتے ہوئے اخبار نے سوال کیا۔ کیا دہلی کے سبق کا روس پر کوئی اثر ہوگا؟ (اسٹار)

شہنشاہ روس کے جواہرات کی فروخت

زیورچ۔ ۲۱ اپریل۔ روس کے شہنشاہ پال اول کے جواہرات۔ کتابیں اور فرنیچر عنقریب نیلام کے ذریعہ فروخت کئے جائیں گے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ان کی قیمت ۰۰۰... ا پونڈ کے قریب ہے۔

یہ قیمتی اشیاء بہت عرصہ سے پوشیدہ طور پر جمع تھیں۔ بعض چیزیں بینکوں میں تھیں لیکن دیگر اشیاء ایک مکان کے تہہ خانے کے کمرے میں محفوظ تھیں۔

برطانیہ چین کے ساتھ تجارت کھو دیگا

لنڈن ۲۱ اپریل۔ یہاں ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے چین میں مقیم برطانوی نمائندوں نے وائٹ ہال کو آگاہ کیا ہے کہ مشرق بعید کے ساتھ برطانوی تاجر جو تقریباً ۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کی تجارت کرتے ہیں اس کو اب برباد سمجھ لینا چاہیے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چین کے اشتراکیوں کی مغرب کے ساتھ تجارت کرنے کی رضامندی ردعمل نہیں آئی۔ اور شنگھائی میں مقیم بعض برطانوی تاجروں کا خیال ہے کہ برطانیہ اس کا بدلہ چین کی اشیاء دے کر دے گا۔

اطلاع ملی ہے کہ برطانوی وزیر خارجہ کے مشیروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس قسم کا قدم اٹھانے سے قبل چند ایک ہفتے انتظار کیا جائے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ صورت حالات بہت زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکتی۔ برطانیہ نے کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن چینی لیڈروں کو دونوں ممالک میں سفیروں کے تبادلے کی بالکل فکر نہیں ہے۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے ابتدا میں اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اب عوام میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ موجودہ زمانہ میں ملک کی دفاع کی ذمہ داری صرف فوج پر ہی عاید نہیں ہوتی بلکہ اس مقدس فریضے کی ادائیگی میں ہر آزاد شہری کو برابر کا حصہ لینا پڑتا ہے۔ آپ نے کہا اس میں شک نہیں کہ پاکستان کی فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتی ہے اور ہم میں سے ہر شخص کو اس پر ناز بھی ہے۔ لیکن باایں ہمہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب تک ہر ایک فرد بشر دفاع کے سلسلے میں اپنے فرائض کو نہ بجا لائے اکیلی فوج کچھ نہیں کر سکتی۔ آج کے مظاہرے میں آپ نے دیکھا ہے کہ خطرے کے وقت دشمن کا مقابلہ کرنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک شخص خواہ وہ افسر ہو یا ماتحت رضاکار ہو یا ایک عام شہری اپنی ڈیوٹی اور فرائض کا احساس کرتے ہوئے انہیں نہایت مستعدی سے بجا لائے۔ سو اگر آج کے مظاہرے سے آپ میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ واری کا احساس ہو گیا ہے اور آپ نے یہ عزم کر لیا ہے کہ آپ وقت آنے پر اپنے فرض کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے تو پھر یقیناً آج کا مظاہرہ نہایت کامیاب رہا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آنریبل نشتر (؟) نے فرمایا۔ میں نے تمام اضلاع میں پھر کر رضاکار تحریک کا جائزہ لیا ہے اور مجھے از حد خوشی ہے کہ پنجاب کے کونے کونے میں یہ تحریک بہت ترقی کر رہی ہے اور پنجاب کے شہری نہایت ذوق شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ جہاں تک حکومت کے تعاون کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس تحریک کی پوری سرپرستی کر رہی ہے۔ اور آئندہ بھی وہ کسی قسم کی اعانت سے قطعاً دریغ نہ کرے گی۔

آپ نے دوران تقریر میں قوت ایمان پیدا کرنے کی بھی تلقین فرمائی جو بے سروسامانی کے باوجود فتح و نصرت کی ضامن ٹھہرتی ہے اور اس ضمن میں تاریخ اسلام کے متعدد واقعات بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ مسلمان ہمیشہ موت کے پیچھے بھاگتا ہے اور موت اس سے خوف کھا کر تے ہوئے راہ فرار ڈھونڈتی ہے۔ دشمنوں پر بجلی چلی جاتی ہے۔ آپ نے یوم حساب اور آخرت پر ایمان راسخ کرنے کی بھی نصیحت کی اور اس سلسلے میں فرمایا کہ اگر آخرت پر ہمارا ایمان راسخ ہوتا تو خدائی قانون سے ہم اس طرح کبھی باغی نہ ہوتے جس طرح کہ بدقسمتی سے آجکل ہم نے بغاوت اختیار کی ہوئی ہے۔ برائیوں سے بچنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ آخرت پر ہمارا ایمان پختہ ہو اور برائیوں سے پاک ہوئے بغیر وہ جوش ایمان اور جذبہ ہم میں پیدا نہیں ہو سکتا جو دفاعی ذمے واریاں ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

اس مصنوعی جنگ اور اے آر پی کے مظاہرے کو دیکھنے کیلئے جو آج صبح ردوی پارک میں قومی رضاکاروں اور محکمہ اے آر پی کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تقریباً لاہور شہر کے ڈیڑھ لاکھ آدمی وہاں جمع تھے۔

درخواست دعاء

گزشتہ پانچ سال سے سر کی پھنسیوں کی وجہ سے سخت اذیت میں ہوں آجکل مجلی سے میو ہسپتال میں علاج کروا رہا ہوں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے التجا ہے کہ مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار بشیر الدین سیل کارپوریشن بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور